Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ رمضان ۱۳۹۸ھ ؛ ۲۰ ظہور ۱۳۵۷ھش ؛ ۲۰ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۹۰

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ ہی بیکسوں کی دعائیں سنتا اور انکی تکالیف دور کرتا ہے

سجدے کی حالت میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (بنی اسرائیل: ۱۱۱)

ترجمہ:- تُو (انہیں) کہہ کہ خواہ تم (خدا تعالیٰ کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) جو (نام لے کر) بھی تم (اسے) پکارو (پکار سکتے ہیں) کیونکہ تمام (بہتر سے بہتر) صفات اسی کی ہیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل: ۶۳)

ترجمہ:- (بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اسکی) تکلیف کو دُور کر دیتا ہے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ (مسلم)

ترجمہ:- انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اسکی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اُس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو کر اُس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے اُن سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۴، صفحہ ۲۷۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ علیٰ ذٰلک

ربوہ ۲۰ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے پیرس سے مرسلہ حسبِ ذیل کیبل گرام موصول ہوا ہے:-

"پیرس ۱۸ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور ۱۹ اگست کی صبح کو یہاں سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر اور سر درد کی تکلیف میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) اسلام آباد میں گُردوں میں درد کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (محقق) انگلستان سے واپس آنے کے بعد گذشتہ پندرہ دن سے متواتر بیمار ہیں۔ انہیں بندش پیشاب اور پیٹ درد کی بھی تکلیف ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور (کمرہ ۱۶) میں داخل ہوئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا عزیز احمد۔ ۲۴ زبیر سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

مطبع مسعود احمد پرنٹر رسید عبدالحی نے مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
۲۰ ظہور ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آنے کی راہ!

خدائی جماعتیں حق کی علمبردار اور اُسے دنیا میں پھیلانے کی ذمہ دار ہونے کے باعث دنیوی نقطۂ نگاہ سے گوناگوں خطرات میں گھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں یعنی اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تائید و نصرت انہیں میسر آجائے، خدا تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں لے لے اور خود ان کی سپر بن جائے۔

اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ خدائی جماعت کے افراد متاع الحیوۃ الدنیا کو اہمیت نہ دیں بلکہ دین اور اس کی سربلندی کی خاطر اسے قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ دین کی خاطر دنیا کو قربان کرنے میں دُکھ اُٹھانا اور سختیاں جھیلنا ناگزیر ہوتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ہر دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس راہ میں قدم اٹھانے کے بعد پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو کر اُس کی پناہ میں آجاتا ہے تو کوئی اسے گزند پہنچانے اور اسے اس کے مقصد میں ناکام کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بار بار یہی نصیحت فرمائی ہے کہ وہ دنیا سے دل نہ لگائیں بلکہ دین کی خاطر دنیا کو قربان کر کے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ پیارے بچے کی طرح انہیں اپنی گود میں لے لے گا اور وہ کمزور اور ناطاقت ہونے کے باوجود ہر خطرہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ خود انہیں پروان چڑھاتا اور ان کی کمزوری و ناطاقتی کو زور اور قوت میں بدلتا چلا جائے گا۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ نہ ہونا بلکہ انہیں قربان کر کے خدا کی رضا کی خاطر اپنی رضا کو چھوڑنا یعنی اپنی لذات، اپنی عزت، اپنا مال اور اپنی جان چھوڑ کر خدا کی راہ میں تلخیاں اٹھانا وہ راہ ہے جس پر چل کر خدائی جماعت کے افراد پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں جا بیٹھتے ہیں۔ خدا کی گود میں جا کر وہ گویا دارالامان میں آجاتے ہیں۔ اُس وقت خدا تعالیٰ انہیں دُکھ دینے اور آزار پہنچانے والوں کو مخاطب کرتا ہے اور ؎

کہتا ہے "یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے"

اس حصارِ عافیت اور دارالامان میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خدائی جماعت کے افراد دنیا کی محبت کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ دنیا سے دل برداشتہ رہ کر اپنے دینی فرائض کما حقہٗ بجالائیں۔ اس اخلاص سے وہ دینی فرائض بجالانے میں منہمک ہوں کہ دنیا کی ملونی کا شائبہ بھی اس میں نہ ہو کیونکہ جس عمل میں دنیا کی خفیف سی ملونی بھی ہو وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعمال کو دنیا کی ملونی سے بکلی پاک رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔"

(الوصیت)

ماہِ صیام

۱۔ ماہِ صیام آیا، ماہِ صیام آیا
دیدارِ دلرُبا کا رنگیں پیام آیا

۲۔ افلاک سے فرشتے رحمت زمیں پہ لائے
سجدہ گزارِ شب کو شب بھر سلام آیا

۳۔ بندوں نے بندگی کا سوز و سرور پایا
کیفِ سجود آیا، لطفِ قیام آیا

۴۔ حُسنِ ازل نے کھولا انوار کا دریچہ
عرشِ بریں سے کوئی بالائے بام آیا

۵۔ آبِ خنک رواں ہے رحمت کا سائباں ہے
صحرائے زندگی میں ایسا مقام آیا

۶۔ جس سے سرورِ حق ہے جس سے حضورِ حق ہے
اُس مے کا جام آیا، اُس مے کا جام آیا

۷۔ غُرفے سے نیم شب کے حُسنِ ازل نے جھانکا
افلاک سے زمیں پر نورِ تمام آیا

۸۔ کس کیف کی سحر ہے، کیا جذب کیا اثر ہے
بے ساختہ زباں پر اللہ کا نام آیا

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک اہم تقاضا

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید جاری کرتے ہوئے اس کی غرض بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہمارے پاس ایسے افراد جمع ہو جائیں جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اسی لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ ایسے سپاہی آ جائیں جو اپنے آپ کو دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

اس کے ساتھ ہی آپ نے اس تحریک کے تحت ایک سال نہیں دس سالہ مالی جہاد کا اعلان فرمایا۔ پھر جماعت کے افراد نے اپنی نیک فطرت کے مطابق اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ خدائی تحریک تھی ہمارے پیارے محمود رضی اللہ عنہ کا مرہون منت تھا جس کے سامنے کیوں اور کیسے کی طرح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جماعت نے والہانہ طور پر لبیک کہا اور آپ کی یہ دس زندگی کے ہر سال پہلے سے زیادہ بڑھ کر قربانی پیش کرتی رہی (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جہاں جماعت پر اور بہت احسان ہیں ان میں یہ بھی ایک احسان ہے کہ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی محبت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے اس تحریک کو جاری رکھا اور عاشقان محمود رضی اللہ عنہ ہر سال گزشتہ سالوں سے بڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔)

خوشی کے موقع پر بھی اور اس وقت جب ہم پر غم کے بادل چھائے ہوئے تھے اس وقت بھی جب سختیاں جھیل رہے ہوتے محمود رضی اللہ عنہ کے عشاق قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۵۴ء میں جبکہ ربوہ جماعت کی حالت کمزور ہو چکی تھی اس وقت خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے لاعلم لوگ اس امید میں تھے کہ یہ لوگ کامسے کر ہمارے پاس آ جائیں گے مگر اس غیور دل کی جنتی جماعت، خدا تعالیٰ کے فضلوں پر نظر رکھنے والی اور ذات باری کا سہارا ڈھونڈنے والی جماعت نے۔ اسی کے فضل سے ۱۹۵۴-۵۵ء کے تحریک جدید کے مالی سال میں امید سے بڑھ کر مالی قربانی پیش کی اور مسلسل ہر سال بڑھ کر پیش کر رہی ہے۔ ہمیں مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی سبق دیا تھا

؎ "منزل عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تو آگے قدم بڑھائے جا"

ان کے لئے جو اس تحریک میں مسلسل حصہ لے رہے ہیں ان کے لئے بھی جو اس میں نئے نئے شامل ہو رہے ہیں اور ان کے لئے بھی جو اس میں حصہ لینے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ ان کی یاد دہانی کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"ہر احمدی بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے مبلغین کی جو اس تحریک کے ماتحت باہر بھیجے گئے ہیں ہر ممکن مدد کرے۔ وہ مدد اس طرح ہو سکتی ہے کہ تحریک جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے تاکہ ان مبلغین کے لئے اسلامی لٹریچر اور ان کے دوروں اور میٹنگز وغیرہ کے اخراجات مہیا کر سکیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

مخلص جماعت کے اسی پرندہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جن سے پانچوں وقت "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہی قربانی دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہے جس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کی تصویر ابھر رہی ہے۔ اسی تحریک کی مالی مدد کا نتیجہ ہے کہ یہودیت اور عیسائیت کی دنیا میں زلزلہ آیا۔ الٰہی قربانیوں کے ذریعے جماعت احمدیہ اپنے محبوب فضل عمر رضی اللہ عنہ سے عملی رنگ میں اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے چندہ کی مدد سے جماعت نے مختلف ممالک میں مبلغ بھیجے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت علوم ظاہری و باطنی کے ذریعہ مختلف ممالک میں خدا تعالیٰ کا نام بلند کیا۔ جن کی مساعی سے آج لاکھوں انسان حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح و شام درود بھیج رہے ہیں یہی پیارے وجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور مسیح محمدی کے خلفاء کی برکتوں اور دعاؤں کے زیر سایہ یہودیت، عیسائیت اور دیگر مذاہب کے عقائد کا ابطال کر رہے ہیں۔ یہی مبلغین (خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ آمین) پیار و محبت سے دل جیت رہے ہیں۔ ان ہی مبلغین کی تبلیغ سے اسلام کا نور منکرین پر ظاہر ہوا ان ہی کی کوششوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت نے مسیح کی زندگی کے متعلق سوچنا اور تحقیق شروع کی جس کے نتیجہ میں "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے متعلق لندن میں بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہمارے پیارے امام ناصر دین اللہ اللہ نے اس کانفرنس میں کیا کچھ دلائل دیئے۔ اس کے تاثرات کیا تھے؟ یہودیت اور عیسائیت کو کس طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کانفرنس کے نتائج ہمیں خاموش زبان سے پکار رہے ہیں کہ اے حضرت مسیح موعود کی جماعت! ضرورت اس بات کی ہے کہ نئے مبلغین تیار کئے جائیں۔ ہر ملک میں مزید مبلغین مشن کھولے جائیں۔ مسیح کی زندگی کے متعلق اس کثرت سے لٹریچر شائع کیا جائے کہ کوئی عیسائی اور یہودی گھر محروم نہ رہے۔ دنیا کی آنکھیں اس وقت تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں۔ تم ہی ایک خدائی جماعت ہو۔ الٰہی تعلیمات اور عیسائیت کے غلط عقائد کی وجہ سے مظلوم انسان کے خلق کو ڈسے ہوئے ہیں۔ اٹھو! ان کو اسلام کا روحانی شربت پلاؤ تاکہ ان کے لئے خلق طراوت محسوس کریں۔ دلوں کو خدا تعالیٰ کے نور سے بھر دو۔ اس نور سے خدا تعالیٰ کے منکرین پر اجالا کر دو۔ اسی نور سے بت پرستوں کو ضیاء بخشو۔ اس نور سے مسیحی دنیا پر گھٹا ٹوپ اندھیرے کو منور کر دو۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے لئے جو مرکز احمدیت سے ہزاروں میل دور ہیں جو صحابہ مسیح موعود اور خلفاء کے نزدیک رہ کر تربیت نہ پا سکے۔ جنہوں نے سنا اور ایمان لے آئے اگر ان کا ایمان اسی حق الیقین پر قائم ہے:-

"یا ابن آدم۔ المال مالی
والجنۃ جنتی۔ وانتم
عبادی۔ یا عبادی اشتروا
جنتی بمالی"

تو ہم جو مرکز کے نزدیک رہے، جنہوں نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ جن کی خلفاء کے زیر سایہ تربیت ہوئی۔ کیا ہم اس یقین سے عاری ہیں کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کا عہد بنے اور اس کے دیئے ہوئے مال کو اسی کی راہ میں خرچ کرے تو وہ یقیناً جنت کا وارث بن سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ چونکہ ہم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ ہم نے اس کی راہ میں ایک پیسہ دیا اس نے ہمارا جھولیاں روپوں سے بھر دیں۔ ہمارا اس کی راہ میں ایک فرد شہید ہوا اس نے ہمیں ہزاروں سعید روحیں عطا کیں۔ ہم نے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت پایا اور ہم نے دیکھا کہ وہ باوجود ہر لمحہ جماعت کی بہتری کے لئے فکر رہتا اس نے ہر لمحہ ہمارے لئے دعائیں کیں۔ صبح بھی شام بھی۔ دن کو بھی اور رات کو بھی۔ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء کے روح فرسا ایام میں ہم نے اسے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے دیکھا۔ اسے ایک ہی تڑپ تھی کہ میرے مسیح کے ماننے والے اس میں ہیں ان کے قدم ڈگمگا نہ جائیں۔ ان کی قربانیاں خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنے ایمانوں پر قائم رہے۔

ہمارے قدم ایسے مضبوط رہے کہ ہم ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں ہٹے بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے رہے۔ جماعت سے اتنی محبت کرنے والے کا بھی کچھ تقاضا تھا کہ ہم بھی اس سے محبت کریں۔ اس کی ایک ہی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئیں۔ سو ہم نے بھی اس کی ہر آواز پر لبیک کہا۔ اس نے ایک قدم بڑھانے کو کہا۔ ہم دو قدم چلے۔ اگر اس نے چند پیسے خدا کی راہ میں قربان کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے مانگے ہم نے جو یہاں پھر کر پیش کرنے
خدائی جماعتوں کی یہی تو صفت ہوتی ہے
شمع مصلح موعود کے پروانو یاد رکھو
آنے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ہمیں
مزید قربانیاں دینی ہوں گی ہمیں پیارے
محمود نے سچ کہا تھا کہ عہد بلند ہوگا تو
"اے خدا تعالیٰ کے پیارے! اگرچہ
تو اس وقت ہماری نظروں کے سامنے نہیں
لیکن تیرے کام ہمارے سامنے ہیں ہم تیری
آواز تو نہیں سن سکتے لیکن تیری وحی میں
ڈوبی ہوئی دعائیں جو تو نے ہمارے لئے
مانگیں۔ ہم ان کو قبول ہوتا دیکھ رہے ہیں
تیرا وعدہ جو تو نے حضرت مسیح موعود کی
وفات پر سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا ہم نے
اسے تیری زندگی میں ہی پورا ہوتے دیکھا
اور آج ہم پھر عہد کرتے ہیں کہ تیری جاری
کردہ "تحریک جدید" قائم رکھیں گے (ان شاء
اللہ تعالیٰ) ہم مالی قربانیاں پیش کریں گے
اور بڑھ چڑھ کر پیش کریں گے۔"

اس عہد کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی مالی
قربانیوں کا جائزہ لینا ہوگا۔ تحریک جدید
کے موجودہ مالی سال کی تین سہ ماہیاں گزر
چکی ہیں کیا ہم نے مطلوبہ رقم ادا کر دی ہے
اگر نہیں تو کیا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ
بروقت ادائیگی ہو جائے۔ کیا ہم نے ابھی
سے تحریک جدید کے آئندہ مالی سال کے لئے
یہ سوچ لیا ہے کہ وقت کے تقاضے کے
مطابق ہم زیادہ سے زیادہ کتنی مالی قربانی
پیش کر سکتے ہیں۔ کیا ہم نے اپنی نسل کی
اس رنگ میں تربیت کی ہے کہ وہ بھی دین
کو دنیا پر مقدم رکھ سکے۔

ابھی تک ہم دھیرے دھیرے چل رہے
تھے۔ اب ہمارے قدم تیز ہو جانے چاہئیں
ناصر دین ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل ارشادات
ہمارے دل و دماغ میں سرایت کر جانے
چاہئیں کہ:۔

(۱) "ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم آرام
کریں اور سمجھ لیں کہ جو کام ہم
نے کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ ابھی
بیسیوں کئی نسلوں کو خدا اور خدا
کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے قربانیاں دینی پڑیں گی ابھی
کئی میدانوں میں ہمیں ادیان
باطلہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دلائل
کے ساتھ بھی اور آسمانی نشانوں
کے ساتھ بھی اور قبولیت دعا
کے ساتھ بھی۔"

لندن کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"یہ سمجھنا کہ چوبیس کی پانچ
تاریخ ہمارے لئے سو جانے کا
دن تھا، صحیح نہیں۔ وہ ہمارے
لئے سو جانے کا دن نہیں تھا
۲۴ اور ۲۵ جون کو ہماری کانفرنس
تھی اور ۲۶ کو پھر ہمارے لئے
مجاہدہ کا دن ہے۔ آرام کا
دن نہیں تھا۔ سچی بات تو یہ
ہے کہ ہمارے سکون اور آرام
اور چین کا وہ دن ہوگا
جب دنیا کی رٹا بھاری
اکثریت نے دل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے جیت لئے
جائیں گے اور دنیا کے ہر گھر
پر توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا
پس تم دعائیں کرو اور اپنے
مقام کو پہچانو اور جو ذمہ
داریاں ہیں ان کو سامنے
رکھ کر اپنی زندگی کے دن
گزارو اور عاجزی سے خدا
سے یہ دعا کرو کہ وہ آپ
کو بھی اور مجھے بھی اپنی رضا
کی راہوں پر چلائے۔ ہماری
حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے
اور جتنی بھی قربانیاں ہیں
ان میں بے شمار گنا زیادہ
برکت ڈال دے تاکہ ہم کامیابی
کا دن دیکھنے والے ہوں۔ خدا
کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا فضل عمر
مورخہ ۹ جون ۱۹۴۸ء۔ مطبوعہ الفضل
۷ جولائی ۱۹۴۸ء)

آئیں ہم بھی پیارے محمود کی دعا
میں شریک ہوں کہ اے خدا!
"دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر
اسلام کے سر پر سے لرزتی دو بلائیں
پھر ناف میں دنیا کی ترا گاڑیں نیزہ
پھر پرچم اسلام کو عالم میں اڑائیں!"
(آمین!)

○

* آرام گاہ میں پہنچ کر ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کے ذریعہ ہمیں اپنے
احباب جماعت سے ان کی بلند کاوشوں
کی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ہمارے
سمیع و بصیر آقا! تو انہیں اپنے جوار
رحمت میں جگہ دے دے اور جس طرح وہ
جیتے تو نے ہماری امی جان پر ہمیشہ اپنے
خاص انعام نازل فرمائے اسی طرح
اگلے جہان میں بھی اپنے مقربین کے
زمرہ میں شامل کیجئے۔ اور ہم سب ان دعاؤں
سے حصہ پاتے رہیں جو آپ دن رات
فلاح دین و دنیا کے لئے فرماتی رہیں۔
آمین یا رب العالمین!

میری والدہ محترمہ

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم

جان الیٰہ مقدس مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء
کی درمیانی شب ہم سے جدا ہو گئی۔ آپ
کی زندگی اسلام و احمدیت کا جیتا جاگتا نمونہ
تھی۔ ہمارا عزیز وہ بزرگ اور ناصح وجود
ہمیں جو آہستہ آہستہ ہمیں داغ مفارقت
دے رہے ہیں۔ جنہوں نے حضرت ام المومنین
نور اللہ مرقدہا کا قرب حاصل کیا اور جو
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی مجلس عرفان کے ہمنشین رہے۔ جنہوں نے
اپنی زندگیاں خدمت اسلام، خدمت
احمدیت اور حق و صداقت کی سربلندی
کی خاطر بسر کیں۔

میری والدہ محترمہ حمیدہ عارفہ
صاحبہ ہدیالہ ضلع گجرات کے معزز اور
خاندان کے چشم و چراغ محترم مرزا حسین
بیگ صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی تھیں
اوائل عمر سے ہی آپ کی عادات نیک فطرت
کی آئینہ دار تھیں۔ قدرت نے بڑا فیاض
سے آپ کو حسن صورت سے نوازا تھا
اس زمانہ میں جبکہ تعلیم کا رواج بالکل نہ
تھا بلکہ لڑکیوں کو پڑھانا معیوب سمجھا جاتا
تھا۔ نانا جان مرحوم نے انہیں قرآن پاک
کے ساتھ ساتھ لکھنا پڑھنا بھی سکھایا تاکہ
دینی کتب کا مطالعہ کر سکیں۔ اکثر فرمایا
کرتیں کہ والدین کا یہ بہت بڑا احسان ہے
کہ مجھے دینی ترقی کرتا چلا گیا۔ حافظہ
بڑا تھا۔ قرآن کریم کا اکثر حصہ ازبر تھا
بچپن لگا ہوا یہ حال تھا کہ ہر وقت یہی
فرماتیں کہ سوائے دینی باتوں کے اور بات نہ ہو
دین ہی کی باتیں ہوں نمازوں کی پابندی
کی ہر ایک کو تاکید کرتیں۔ دینی مسائل اور
روزنامہ الفضل کی شیدائی تھیں۔ چند دن
بیماری کی وجہ سے نہ پڑھ سکتیں تو ہمیں
تاکید ہوتی کہ ان پرچوں کو الگ محفوظ
رکھنا کوئی پرچہ ادھر ادھر نہ ہو جائے۔

اپنی عمر عزیز کا ایک طویل عرصہ یعنی
سترہ سال لجنہ اماء اللہ کوٹہ میں صدر
کی حیثیت سے کام کیا اور اس دوران
یعنی ۱۹۴۹ء میں بڑی مستعدی اور جانفشانی
سے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد میں ابتدائی
اینٹیں لگائیں۔ وہ ایک مثالی ماں تھیں
انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کی
کہ ہر ایک دین کا خادم، احمدیت کا فدائی
اور بہترین اخلاق کا مالک ہوا۔ آپ نے اپنے
پیچھے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی حاضرہ بطور
یادگار چھوڑے۔ مرزا محمود بیگ کوئٹہ۔ مرزا مبارک
بیگ۔ مرزا منیر بیگ براس راولپنڈی اور مرزا
اسلم بیگ (جنہیں حج کی سعادت حاصل ہوئی
اور دیار حبیب میں ۳ سال شام و سحر بسر
کرنے کی توفیق ملی) اور ڈاکٹر مرزا امین بیگ جو
بہترین سرجن بن کر نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں

تبلیغ کا جوش اور سلسلہ احمدیہ سے
بے حد محبت تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے تو
قلبی تعلق تھا۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر کوئٹہ سے
طویل سفر طے کر کے ربوہ پہنچتیں اور بزرگوں سے
ملاقات کا شرف حاصل کرتیں۔ اپنی اولاد کو
بھی ساتھ ہمیں کے ساتھ گھر لگا تھا۔ اپنی عمر کا ایک
طویل عرصہ ۱۹۴۳ء تا ۱۹۴۸ء کوئٹہ میں اپنے
شوہر کے ساتھ اپنے وطن سے دور عزیز و اقارب
سے دور گزارا۔

ہر وقت ذکر الٰہی کو اپنی زندگی کا شعار رکھا
ہر موقعہ اور ہر حال میں اپنے آپ کو دعاؤں
میں لگائے رکھا۔ توکل علی اللہ پر ہمیشہ کاربند رہیں
نہایت صابر و شاکر اور راضی برضا رہنے والی
تھیں۔ اپنی عزیز بھتیجی امۃ القیوم مرحومہ اہلیہ
پیر افتخار الدین راولپنڈی کی جوان سال فوت پر
نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ کبھی زبان پر کوئی
ایسا لفظ نہ آیا جس سے بے صبری ظاہر ہو
مقامات مقدسہ کو دیکھنے اور دیار حبیب
کی دید کی جو تڑپ ہمیشہ آپ کو بیقرار رکھتی
اپنے حق کی ادائیگی کے بعد فوراً حج کے لئے
مکہ مکرمہ گئیں اور پورے پانچ ماہ وہاں رہ کر
ہر مقام پاک کو دیکھا۔

والدہ مرحومہ بہت نیک، تہجد گزار
اپنے آسمانی آقا کے حضور بے حد عبادت کرنے والی
تھیں۔ نماز بہت سنوار کر نہایت رقت و سوز
سے ادا کرتیں۔ چند دن کی روزانہ میں کمال
سیقت و کوشش ہر نماز میں حصہ لینا اپنا
فرض سمجھتی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی سنت عمل
ہو گئیں تو اکثر فرماتی تھیں۔ میں نے اپنے مولا
سے لمبی اور مہلت مانگی ہے تاکہ مزید استغفار
کر سکوں اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ آقا مرحوم
میری اس خواہش کو پورا کرے گا۔ سو ہم
نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خدا
تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو
سنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی پر محترم
مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ
پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں آخری آرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ مجزاہم اللہ احسن الجزاء

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب حمید ایجنسی	گولبازار ربوہ	۳۱—۰۰
۲۔ " نصیر احمد صاحب سیالکوٹی نصرت کلاتھ	" "	۱۳—۰۰
۳۔ " ڈاکٹر راجہ مرزا خان صاحب نیر میڈیکل ہال	" "	۱۳—۰۰
۴۔ " سراجدین صاحب عوامی کلاتھ سٹور	" "	۲۲—۰۰
۵۔ " منظور احمد صاحب پالی ہیر ڈریسر	" "	۱۷—۰۰
۶۔ " سید نعیم احمد شاہ صاحب شاہ میڈیکو	" "	۱۰۷—۰۰
۷۔ " محمود احمد صاحب نیو کراچی کلاتھ سٹور	" "	۲۷—۰۰
۸۔ " مبارک احمد صاحب ٹیلر	" "	۱۰—۰۰
۹۔ " غلام باری صاحب سبزی فروش	" "	۳۷—۰۰
۱۰۔ " عبدالجبار صاحب "	" "	۱۲—۰۰
۱۱۔ " نعمت علی صاحب "	" "	۱۶—۰۰
۱۲۔ " محمد شریف صاحب گوشت مرغ فروش	" "	۱۰—۰۰
۱۳۔ " گلزار احمد صاحب پھل فروش	" "	۱۰—۰۰
۱۴۔ " خواجہ عبدالرشید صاحب "	" "	۱۰—۰۰

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

دعاہائے مغفرت

۱۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ابن چوہدری فتح محمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی ۲۰ جولائی ۱۹۷۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ دینی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور اس کے بعد اپنے گاؤں میں زمینداری کرنے لگے۔ یہاں کی مشہور فیملی بھٹ سندھو سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ ہمیشہ مالی و دینی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد رہے۔ مقامی طور پر جلسوں کے انعقاد کا بیحد شوق رکھتے تھے اور اکثر و بیشتر مرکز سے مبلغین کو بلاتے رہتے تھے۔ آپ خود بھی ایک قابل مبلغ تھے۔

۱۹۴۸ء میں فرقان بٹالین میں شامل ہو کر کشمیر کے محاذ پر داد شجاعت دی۔ آپ نہایت حوصلہ مند، معاملہ فہم اور زیرک انسان تھے۔ آپ نہ صرف اپنے حلقہ کی جماعتوں میں مقبول تھے بلکہ علاقہ بھر کے غیر از جماعت دوستوں میں بھی بڑی قدر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے جنازہ میں علاقہ کی جماعتوں کے علاوہ سینکڑوں غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی اور مقامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

آپ کی عمر وفات کے وقت ۵۵ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے مغموم بیوہ کے علاوہ ۱ لڑکے اور ایک لڑکی اور ۲ پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ گولیکی میں ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پُر کرے نیز جماعت اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(خورشید بخاری۔ گولیکی ضلع گجرات)

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان ۸ اگست ۷۸ء کو ایک حادثہ میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ والدین کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو یہ صدمہ سہنے کی ہمت و جرأت عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(محمد دین۔ موضع قیام پور۔ ضلع شیخوپورہ)

۳۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب بہاولپور مورخہ ۹ اگست ۱۹۷۸ء صبح ۴ بجے کراچی میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ آپ نے چھوٹے چھوٹے چھ بچے چھوڑے ہیں۔ آپ حکیم سردار محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔

(رانا مبارک احمد۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ بہاولپور)

فیجی میں نکاح اور عقیقہ کی تقاریب

(۱) محترمہ نسیم بیگم بنت مکرم محمد ایوب خان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماروکا کا نکاح انسپکٹر پولیس مکرم یونس محمد خان صاحب ولد محمد ایوب صاحب آف لموکا کے ساتھ پچاس ڈالر حق مہر پر مورخہ ۲۰ جولائی ۷۸ء کو بعد نماز مغرب مکرم محمد حارث خان صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر خاکسار نے پڑھا جس میں ۶۰۰ احباب نے شرکت کی جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیر مبائع، ہندو، سکھ اور عیسائی اور مقامی کاولیتی احباب بھی شامل ہوئے۔ مرحوم محمد ایوب خان صاحب کے سب سے بڑے فرزند ماسٹر محمد یونس صاحب نے حاضرین کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا۔

اسی شام کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین اور دونوں احمدی خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(۲) مورخہ ۲۰ جون ۷۸ء کو مکرم ممتاز علی صاحب مقبول بیرسٹر ایٹ لا و وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے فرزند کی پیدائش ہوئی۔ اس خوشی میں مورخہ ۲۳ جولائی ۷۸ء کو "مسجد ناصر" لمباسہ میں بیرسٹر مقبول صاحب نے عقیقہ کی تقریب منعقد کی۔ جس میں لمباسہ، بالودہ اور نسروا نگلی تینوں جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ خاکسار نے عقیقہ کی فلاسفی بیان کی۔ اس خوشی میں مکرم مقبول صاحب نے روزنامہ الفضل کے لئے پانچ ڈالر (پچاس روپے پاکستانی روپے) بھی دیئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود (جس کا نام نوشاد علی مقبول رکھا گیا ہے) کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین اور اقرباء کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(دین محمد شاہد ایم۔ اے امیر جماعت و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز مہر شاہ صاحب کارکن دفتر بیت المال آمد ربوہ چند دنوں سے شدید طور پر علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد ارشد کارکن دفتر P.S. پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

۲۔ میں چند روز سے بیمار ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (کیپٹن ملک محمد اسحاق۔ راولپنڈی)

۳۔ خاکسار چند روز سے بیمار ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔ (نسیم احمد کھوکھر شیخوپورہ)

۴۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ بہاولپور کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ انہیں مشن ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری سیکرٹری مجلس بہاولپور)

۵۔ خاکسار کے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری ان دنوں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انوار الحق حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۶۔ عرصہ تین سال سے خاکسار کی اہلیہ اعصابی کمزوری سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے خانیوال ضلع ملتان)

۷۔ میرے بچے عزیزم ضیاء الحق انور کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ ۱۰ کو ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔ احباب جماعت جلد صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحق تنگلی "الحق" دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاثیرات فرقانِ مجید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب سے کہ آفتاب صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسولِ مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس قدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمائتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظورانِ نظرِ احدیت ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۴۸ حاشیہ)

برائے توجہ جملہ اراکین انصار اللہ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں ... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔"

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ ستمبر کو ہوگا

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک تھرڈ ڈویژن اور ۱۷ سال سے زائد عمر کے امیدوار کی دیگر صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کے داخلہ کی خصوصی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

ایسے احمدی طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے یا اس سے اُوپر کے درجہ کا کوئی امتحان دیا ہوا ہے اور وہ اپنی زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے اور خود مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی لے کر مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

قائدین کرام! تمام مدات میں چندہ وصول کر کے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک ضرور بھجوا دیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے۔ ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

اس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوگا اس سے متعلق ہدایات اور پروگرام تمام لجنات کو بھجوا دئے گئے ہیں تمام لجنات کی نمائندگی اجتماع میں لازمی ہے خواہ وہ شہری لجنات ہوں خواہ دیہاتی۔ لہٰذا پروگرام کے مطابق اجتماع کی تیاری کرائیں جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے جمع کر کے فوری طور پر بھجوانا شروع کر دیں۔

۳۔ اس موقع پر منعقد ہونے والی لجنہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم محمد محمود اقبال صاحب ایم اے کو جو کہ خدا کے فضل سے نصرت جہاں سکیم کے تحت نصرت ہائی سکول گیمبیا (مغربی افریقہ) میں انگلش کے استاد ہیں اللہ تعالیٰ نے ۱۲۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب کو بچی عنایت فرمائی ہے جس کا نام "نبیلہ صدف" تجویز کیا گیا ہے یہ بچی حضرت بابو غلام محمد صاحب ثانی مرحوم آف لاہور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کراچی کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی، صالح اور باقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار غلام محمد ثالث
وحدت کالونی۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴